جیسا کھانا شوہر خود کھائے، کیا ویسا ھی بیوی کو کھلانا واجب ھے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Gul 2435 تاریخ:17-02-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا شریعت اسلامیہ کی روشنی میں شوہر اس بات کا پابند ہے کہ جو کچھ وہ خود کھائے، پیے یا پہنے، اسی طرح کا کھانا پینا اپنی بیوی کو بھی مہیا کرے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

شریعت کی طرف سے شوہر پر واجب کردہ اشیاء تین طرح کی ہیں: کھانے پینے کی اشیا، لباس اور رہنے کے لیے مکان۔ ان اشیاء کا معیار کیا ہو گا؟ اس کے لیے شوہر اور بیوی دونوں کی کیفیات کو پیش نظر رکھنا بہت ضروری ہے۔ اگر دونوں امیر کبیر ہوں، تو شوہر پر امیروں والی اشیاء لازم ہوں گی۔ اگر دونوں غریب ہوں، تو غریبوں والی اشیاء لازم ہوں گی اور اگر میاں بیوی میں سے ایک امیر ہو اور دوسرا غریب ہو، تو اب درمیانے درجے کی اشیاء لازم ہوں گی۔

مذکورہ اشیاء کے علاوہ دیگر ریفرشمنٹ (Refreshment) کی اشیاء اگرچہ شوہر خود کھاتا ہو، لیکن شرعی اعتبار سے شوہر پر لازم نہیں کہ وہ یہ اشیاء بیوی کو بھی دے، البتہ اخلاقی اور معاشرتی اعتبار سے شوہر کو چاہیے کہ وہ بیوی کو بھی کھانے پینے کی اضافی اشیاء دیتا رہے۔ دین اسلام اس بات کو بہت زیادہ پسند کرتا ہے۔

احادیث مبارکہ میں اس کی بہت زیادہ ترغیب دلائی گئی ہے کہ بیوی کے ساتھ حسن سلوک

کیا جائے، یہاں تک کہ ایک حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ انسان جب اللہ کی رضا کے لیے کچھ بھی خرچ کرتا ہے، تو اس پر وہ اجر کا مستحق ہوتا ہے یہاں تک کہ بیوی کے منہ میں لقمہ رکھنے پر بھی وہ اجر و ثواب کا مستحق ہوگا۔ ایک اور حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ اچھی نیت سے بیوی کے منہ میں کوئی چیز رکھنا بھی صدقہ ہے۔

نیز بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے معاشرتی طور پر بھی بہت فوائد ہیں۔ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے لوگوں کو ایک تاریخ ساز خطبہ دیا۔ اس خطبے کی سنہری تعلیمات میں یہ بھی شامل ہے: ”فاتقوا اللہَ فی النساء فانکم اخذتموھن بامان اللّٰہ “یعنی عورتوں کے معاملے میں اللہ عزوجل سے ڈرو کہ تم نے ان کو اللہ کی امان کے ساتھ لیا ہے۔

(الصحیح لمسلم، جلد2، صفحہ886، بیروت)

بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے متعلق حدیث پاک ہے: ”ومھما انفقت فھو لک صدقۃ حتی اللقمۃ ترفعھا فی امراتک “یعنی تم جو بھی خرچ کروگے وہ تمہارے لیے صدقہ ہے، یہاں تک کہ وہ لقمہ بھی جو تم اپنی زوجہ کے منہ میں رکھتے ہو۔

(الصحیح للبخاری، جلد7، صفحہ62، دار طوق النجاہ)

اس حدیث پاک کے تحت مرقاۃ المفاتیح میں ہے: ”والمعنی أن المنفق لابتغاء رضاہ تعالی یؤجر “یعنی اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی رضا کے لیے خرچ کرنے والا ثواب کا مستحق ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، جلد6، صفحہ230، تحت الحدیث3071، بیروت)

فتاوی تاتار خانیہ میں ہے: ”والنفقۃ الواجبۃ: الماکول والملبوس والسکنیٰ “یعنی واجب نفقہ سے مراد، کھانے پینے کی اشیاء، پہننے کے کپڑے اور رہائش مہیا کرنا ہے۔

(فتاوی تاتارخانیہ، جلد5، صفحہ358، ھند)

بدائع الصنائع میں ہے: ”اذا کان الزوج معسرا ینفق علیھا ادنی ما یکفیھا من الطعام والادام والدھن بالمعروف ومن الکسوۃ ادنی ما یکفیھا من الصیفیۃ والشتویۃ وان کان

متوسطا ينفق عليها اوسع من ذلك بالمعروف ومن الكسوة ارفع من ذلك بالمعروف وان كان غنيا ينفق عليها اوسع من ذلك كله بالمعروف ومن الكسوة ارفع من ذلک كله بالمعروف وانما كانت النفقة والكسوة بالمعروف لان دفع الضرر عن الزوجين واجب وذلک فی ایجاب الوسط من الكفاية "یعنی شوہر جب تنگدست ہو، تو وہ اپنی بیوی کو کھانے، پینے، تیل وغیرہ مہیا کرنے میں عرف کے مطابق کم درجے کی اتنی اشیاء دینے کا پابند ہے، جو عورت کے لیے کافی ہوں۔ اسی طرح لباس مہیا کرنے میں سردی اور گرمی کے کم درجے کے اتنے کپڑے دینے کا پابند ہے، جو عورت کے لیے کافی ہوں۔ اگر شوہر متوسط طبقے سے ہو، تو پہلی حالت سے اچھی نوعیت کے کھانے پینے کا سامان اور کپڑے مہیا کرے گا اور اگر شوہر مالدار ہو، تو دونوں قسموں سے بڑھ کر کھانے پینے کا سامان اور کپڑے مہیا کرے گا۔ نفقہ اور کپڑے دینے میں عمدہ انداز کا اعتبار میاں بیوی سے ضرر کو دور کرنے کے لیے ہے اور یہ تب ہی ہو گا جب درمیانی نوعیت کا نفقہ لازم ہو، جو بیوی کے لیے کافی ہو۔

(بدائع الصنائع، جلد4، صفحہ24، بیروت)

واجب نفقہ کی ادائیگی کے بعد اضافی اشیا مہیا کرنا شوہر پر لازم نہیں۔ جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے: "لا يجب عليه ان يطعمها ما ياكله ولا يطعمها ما كانت تاكل في بيت اهلها ايضا ولكن يطعمها خبز الحنطة ولحم الشاة **وكذلك الكسوة** على هذا الاعتبار "یعنی شوہر پر واجب نہیں کہ جو کچھ وہ خود کھائے، اس میں سے ہی بیوی کو بھی کھلائے اور نہ ہی یہ واجب ہے کہ عورت اپنے میکے میں جو کھاتی تھی، شوہر اب بھی اس کو وہی کھلائے، البتہ اسے گندم کی روٹی اور بکری کا گوشت وغیرہ کھلائے۔ اسی طرح کپڑوں کا بھی معاملہ ہے۔ (بدائع الصنائع، جلد4، صفحہ24، بیروت)

شوہر جب شرعی طور پر لازم اشیا بیوی کو فراہم کر دے، تو پھر اس پر لازم نہیں ہے کہ جو خود کھائے وہی اپنی بیوی کو کھلائے، البتہ مستحب ضرور ہے۔ جیسا کہ فتاوی ہندیہ میں ہے: "وقال مشائخنا رحمهم الله تعالى: والمستحب للزوج اذا كان موسرا مفرط اليسار والمراة فقيرة ان ياكل

معھا ما یاکل بنفسہ "یعنی ہمارے مشائخ فرماتے ہیں کہ شوہر جب خوشحال ہو اور بیوی تنگدست ہو، تو شوہر کے لیے مستحب ہے کہ بیوی کو وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے۔ (فتاوی ھندیہ، جلد1، صفحہ548، مصر)

حُسن معاشرت کی وجہ سے شوہر کے لیے مستحب ہے کہ وہ واجب نفقہ دینے کے بعد بھی بیوی کو وہ اشیا کھلائے پلائے جو وہ خود کھاتا ہے، جیسا کہ مجمع الانہر میں ہے: "والمستحب ان یطعمھا الزوج ما یاکلہ لانہ مامور بحسن المعاشرۃ "یعنی شوہر کے لیے مستحب ہے کہ جو خود کھائے، وہی اپنی بیوی کو کھلائے، کیونکہ شوہر کو بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(مجمع الانھر، جلد2، صفحہ176، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: "کھانا دو قسم ہے۔ ایک اصل نفقہ جو زوجہ کے لیے **زوج پر واجب ہے،** دوسرا اس سے زائد مثل فواکہ و پان و الائچی و عطایا و ہدایا۔"

(فتاوی رضویہ، جلد12، صفحہ276،277، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

شرعی طور پر واجب اشیا مہیا کرنے کے علاوہ اشیاء بیوی کو دینا لازم نہیں۔ جیسا کہ بہار شریعت میں ہے: "بہتر یہ ہے کہ جیسا آپ کھاتا ہو عورت کو بھی کھلائے، **مگر یہ واجب نہیں۔**"

(بہارشریعت، جلد2، حصہ8، صفحہ265، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

15رجب المرجب1443ھ/17فروری2022ء

المفتی دار الافتاء اھلسنت darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے